Negotiations 3:1 (Jan.-Jun 2023) pp. 1-10 **ISSN: 2789-293X**

اکیسویں صدی کے اہم ادبی جرائد کے موضوعات واسلوبیات کا جائزہ

A review of themes and styles of major literary journals of the 21st century

Komal Shahzadi
komalkaleem63@gmail.com
Ph.D. Scholar, Urdu Department, G.C.W University, Sialkot, Pakistan
Dr. Muhammad Amir Iqbal
amir.iqbal@uskt.edu.pk
Assistant Professor, Urdu Department, University of Sialkot, Sialkot, Pakistan

KEYWORDS

Magazine
Literary
Journals
Criticism
Spokesman
world

DATES

Received	**22-03-2023**
Accepted	**10-04-2023**
Published	**30-06-2023**

QR CODE

ABSTRACT

Magazine is an Arabic word which means an instrument of transmission. Literary journals refer to journals in which creative works are published such as fiction, sketches, humor, interviews and articles based on research and criticism etc. Literary journals are monthly, quarterly; There are also annuals and books. My personal opinion is that magazines and newspapers are the spokesmen of the nation. Many topics that we do not find in books are found in journals. If we look at the literary journals of the 21st century, we will find Many literary journals are found, among which Kontakt, Adrak, Tafhim, Abhashar, Loh, Aaraq Adaab and Peyal etc. are on the top.

In the 21st century, there are many magazines whose editors' tastes and desires are more visible in their publication. These literary magazines are engaged in the service of literature day and night in their specific balanced and moderate style. A few journals of the 21st century, including Dunyazad from Karachi, Roshnai, Ajra, Kolaz, Ehsaas from Peshawar, Nahum Haraf from Lahore, etc., are being published regularly. And their importance in the literary world is Muslim.

DOI:
http://journals.mehkaa.com/index.php/negotiations/article/view/89

تلخیص:

رسالہ عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے ترسیل کا آلہ۔ ادبی جرائد ایسے جرائد کو کہتے ہیں جن میں تخلیقی کام شائع ہوتے ہیں جیسے افسانے، خاکے، مزاح، انٹرویوز اور تحقیق و تنقید پر مبنی مضامین وغیرہ۔ اکیسویں صدی میں ایسے بہت سے رسائل ہیں جن کے مدیران کا ذوق اور خواہش ان کی اشاعت میں زیادہ نظر آتی ہے۔ یہ ادبی رسائل اپنے مخصوص متوازن اور معتدل اسلوب میں دن رات ادب کی خدمت میں مصروف ہیں۔ اکیسویں صدی کے چند روزنامے جن میں کراچی سے دنیازاد، روشنائی، اجرہ، کولاز، پشاور سے احساس، لاہور سے نہم حرف وغیرہ شامل ہیں، باقاعدگی سے شائع ہو رہے ہیں۔ اور ادبی دنیامیں ان کی اہمیت مسلم ہے۔

رسالہ عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ترسیل کا آلہ ہے۔ ادبی جرائد سے مراد وہ جرائد جن میں تخلیقی کام شائع کیا جاتا ہے جیسے افسانے، خاکے، طنزومزاح، انٹرویوز اور تحقیق و تنقید پر مبنی مضامین وغیرہ۔ ادبی جرائد ماہنامہ، سہ ماہی، سالنامہ اور کتابی بھی ہوتے ہیں۔ میری ذاتی رائے ہے کہ رسائل و جرائد قوم کے ترجمان ہوتے ہیں۔ ایسے بہت سے موضوعات جو ہمیں کتابی صورت میں نہ ملیں وہ ہمیں جرائد میں مل جاتے ہیں۔ اکیسویں صدی کے ادبی جرائد پر نظر ڈالی جائے تو ہمیں بہت سے ادبی جرائد مل جاتے ہیں جن میں نقاط، ادراک، تفہیم، آبشار، لوح، اوراق ادب اور پیلوں وغیرہ سرفہرست ہیں۔ علاوہ ازیں نئے نکلنے والے ادبی جرائد بھی بتدریج پختگی کے درجے پر پہنچنے میں اس میدان میں جستجو کر رہے ہیں۔ کچھ جرائد جن میں خامیاں ہیں اُن میں خوبیاں بھی موجود ہیں جو معیار کے حوالے سے کسی سے پیچھے نہیں۔ کسی بھی مجلے کی کامیابی ایڈیٹر کی محنت اور معیار پر مشتمل ہوتی ہے۔ اگر اس میں معیاری مواد شامل کیا گیا ہے تو یہ پرچہ قارئین میں دلچسپی کا باعث بنے گا۔ کتب کے ساتھ جرائد بھی غوروفکر میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ بقول عظمی فرخ:

> "رسالے غوروفکر کی قوت کو ترقی دیتے اور بڑی تحریکوں کو جنم دیتے ہیں۔۔۔۔ اس لیے دنیا بھر میں رسالوں نے علم وادب کے مستقبل اثرات کے ذریعے معاشرے کو ہمیشہ متاثر کیا ہے۔"(1)

صحافت اور ادب کے درمیان امتیاز بالکل بے کار سی بات ہے۔ صحافت اور ادب لازم وملزوم ہیں۔ اردو زبان وادب کے ارتقاء میں بھی ادبی رسائل نے ہمیشہ بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ ادبی رسائل عوام کی ذہنی تربیت میں موثر اور فعال قوت کے طور پر کام کرتا ہے۔ علم کی طلب اور جستجو انسان کے لیے کوئی نئی شے نہیں ہے وہ ہمیشہ سے اپنے علم اور ذہنی استعداد میں اضافے کا خواہاں رہا ہے۔ صحافت کی ابتدا اور ارتقا بھی انسان کی اسی روشنی کا پیش خیمہ ہے۔ ان ادبی رسائل کے ذریعے نہ صرف تخلیق کاروں کو اس بات کا موقع ملتا ہے کہ وہ اپنے خیالات واحساسات کا موثر اظہار کر سکیں بلکہ وہ اپنے عہد کے نظریات سے بھی متعارف کرواتے ہیں۔ بقول حسن اکبر کمال "ادبی رسائل کے ذریعے معاشرے میں بسنے والے خواندہ افراد تک پہنچتا ہے۔"(2)

ادبی رسائل اپنے عہد کے مصنفین کی آواز ہوتے ہیں۔ان رسائل کے ذریعے ادیب اور قاری میں رشتہ پیدا ہوتا ہے۔ اکیسویں صدی ادبی جرائد کے تناظر میں دیکھا جائے تو بے شمار اس صدی کی دو دہائیوں میں ادبی جرائد منظر عام پر آئے۔زیر نظر موضوع "اکیسویں صدی کے اہم ادبی جرائد کے موضوعات و اسلوبیات کا جائزہ" جس میں اہم ادبی جرائد کا جائزہ لینے کی سعی کروں گی۔اکیسویں صدی کا اہم ادبی جریدہ "نقاط" جو فیصل آباد سے نکلتا ہے۔جس کے مدیر نقاد،ادیب اور ماہر تعلیم ہیں۔نقاط کے انیس شمارے منظر عام پر آچکے ہیں۔یہ جریدہ سہ ماہی ہے اوراس کا اجراء2017ء میں ہوا۔اس کو اہم اور معیاری ادبی جرائد میں شمار کیا جاتا ہے۔یہ ایک منفرد جریدہ ہے۔اس جریدے کے کئی خصوصی نمبر شائع ہوئے جن میں نظم نمبر اور کتاب نمبر وغیرہ شامل ہیں۔نقاط کا 15 شمارہ جس کے موضوعات پر طائرانہ نظر ڈالیں تو معروف شخصیات ڈاکٹر ناصر عباس نئیر،خالد جاوید، شمس الرحمٰن فاروقی وغیرہ کے عمدہ تحقیقی وتنقیدی مضامین شامل ہیں۔اس کے موضوعات میں تراجم میں عالمی ادب سے روشناس کرایا گیا ہے۔ افسانے،سماجیات کے حوالے سے گوشہ،عورت،صنف اور سماج کے حوالے سے بھی گوشہ شامل ہے۔کتب پر اجمالی تعارف،فنون لطیفہ پر دو مضامین بھی شامل ہیں۔اسی طرح "نقاط" کا18 شمارہ جس میں عالمی فکشن نمبر ہے۔جو2022ء میں شایع ہوا۔جس کا اداریہ عالمی فکشن اوراردو میں فکشن کے عنوان سے اداریہ قاسم یعقوب اور عرفان حیدر نے تحریر کیا۔جیسا کہ یہ نمبر عالمی فکشن پر ہے۔اس میں ہندی کہانیاں،جرمن فکشن،فارسی فکشن،ناروے فکشن،فن لینڈ کا ادب،جاپانی لوک کہانیاں اور فکشن وغیرہ پر تراجم مختلف مصنفین کے پیش کیے گئے ہیں۔جریدے کا یہ نمبر اپنی نوعیت اور موضوعات واسلوب کے اعتبار سے منفرد ہے۔اس میں تراجم کے حوالے سے موضوعات عمدہ ہیں اور تراجم جو پیش کیے گئے ہیں ان کا اسلوب بھی عام فہم ہے اور روانی سے لبریز ہے،بے ربط نہیں ہے۔مدیر قاسم یعقوب کی رائے ملاحظہ کیجیے:

> "دنیا بھر کا ادب ایک دوسرے سے متاثر ہو رہا ہے۔تارکین وطن اور تراجم کے ذریعے اردو ادب بھی دنیا بھر کے تخلیقی تجربوں میں شامل ہو رہا ہے۔"(4)

نقاط کا19 شمارہ جس کا عنوان "ہمارے سماج کا بنیادی مسئلہ کیا ہے" یہ خصوصی شمارہ 2023ء میں منظر عام پر آیا اور موضوع کے اعتبار سے منفرد ہے۔اس جریدے کو اکیسویں صدی میں اہم مقام اس کے موضوعات سے ہی حاصل ہوا۔اس خصوصی شمارے کے دو حصے ہیں اول بیدائے خیال میں سولہ مضامین شامل ہیں جن میں اہم ادبی شخصیات کے سماج کے بنیادی مسئلے پر عمدہ موضوعات ہیں۔دوسرا حصہ ردائے خیال ہے جس میں سولہ مضامین شامل ہیں اور مدیر اور معاون مدیر کا بھی اس میں مضمون شامل ہے۔"ادب اور ادیب براہ راست سماج سے جڑے ہوتے ہیں۔کیا کوئی ایسا ادب بھی ہے جو سماج کی ثقافتی اقدار سے الگ تھلگ تشکیل پا رہا ہو۔"(4) المختصر نقاط اکیسویں صدی کا موضوعات واسلوبیات کے حوالے سے منفرد جریدہ ہے جو معیاری ہونے کے ساتھ پختگی بھی رکھتا ہے۔علاوہ ازیں موضوعات واسلوب کے حوالے سے منفرد ہونے کے ساتھ پختگی بھی رکھتا ہے۔

اکیسویں صدی کا اہم جریدہ "لوح" روالپنڈی سے نکلتا ہے۔ یہ سہ ماہی ہے، جس کے مدیر ممتاز احمد شیخ تھے۔ اس کا اول شمارہ جون 2014ء میں نکلا جو ایک ضخیم شمارہ ہے۔ جس میں بے شمار معلومات کو یکجا کیا گیا ہے۔ یہ 650 صفحات پر مشتمل ہے۔ 17 حصوں میں منقسم کیا گیا ہے۔ اول حصہ حمد باری تعالیٰ اور دوسرا نعتیہ کلام پر مشتمل ہے۔ جس میں افتخار عارف اور فاطمہ حسن وغیرہ جیسے شعرا کا کلام موجود ہے۔ نظموں میں نصیر احمد ناصر، سعادت سعید، عنبرین صلاح الدین وغیرہ کی ایک سے زائد نظمیں شامل کی گئی ہیں۔ افسانے کا حصہ "بنتے رہتے ہیں فسانے کیا کیا" میں اہم افسانہ نگاروں کے عمدہ افسانے شامل ہیں ان افسانہ نگاروں میں نجم الحسن رضوی، محمد حمید شاہد، مبین مرزا، مشرف عالم ذوقی، رشید امجد، اسد محمد خان وغیرہ شامل ہیں۔ تحقیقی و تنقیدی مضامین "ایک انبار مضامین لگا رہتا ہے" کے عنوان سے ہے۔ جس میں 15 مضامین اہم شخصیات کے شامل ہیں۔ ڈاکٹر تبسم کاشمیری نے "اردو غزل اکیسویں صدی میں" کے عنوان سے موضوع لکھا جس میں ظفر اقبال، نئی غزل اور مابعد عمدہ موضوع پر مضمون قلمبند کیا ہے۔ ڈاکٹر تبسم کاشمیری کے اس موضوع کا اُسلوب ملاحظہ کیجیے:

> "اکیسویں صدی کے دورانیے میں غزل اپنے نئے رنگ اختیار کرے گی۔ اس کی نت نئی شکلیں ماضی کی غزل سے دور رہتی جائیں گی۔"(5)

ان کے اسلوب میں روانی اور تسلسل ہے۔ بے ربط جملے نہیں بلکہ عام فہم انداز اپنایا ہے اور مشکل اسلوب سے گریز برتی ہے۔ علاوہ ازیں مضامین میں عزیز احمد کا سفر ناروے از ڈاکٹر معین الدین عقیل، مجید امجد کی نظم لفظیات از ناصر عباس سنیئر اردو افسانے کا نیا تناظر از محمد حمید شاہد، ناول عصری آگہی کی دریافت کا بنیادی ماخذ از سید کامران کاظمی وغیرہ کے عمدہ موضوعات پر مشتمل مضامین شامل ہیں۔ اس اول شمارے کی خاصیت یہ ہے کہ اس میں تمام موضوعات کا انتخاب عمدہ انداز میں کیا گیا ہے۔ جس سے قارئین کی رسائی ہو سکی، ایسے موضوعات جرائد میں ہی دیکھے جاسکتے ہیں۔ جن کا انتخاب مدیر کی محنت و قابلت کے سبب ہی ممکن ہوتا ہے۔ اس حوالے سے ممتاز شیخ لکھتے ہیں:

> "تحریروں کے معیار کا پیمانہ اگر بہتر سے بہترین کی تلاش ہو تو۔۔۔۔۔۔۔۔اس جدوجہد میں کیسے کیسے مرحلے درپیش آئے یوں گے۔"(6)

سہ ماہی کتابی سلسلہ "لوح" کا دوسرا شمارہ جنوری تا ستمبر 2015ء میں نکلا جو 627 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں بھی شامل تحقیقی و تنقیدی مضامین میں ڈاکٹر معین الدین عقیل جن کا اردو کے حوالے سے عمدہ مضمون شامل ہے۔ صحافت کی زبان اور اردو املا از ڈاکٹر روف پاریکھ، یادوں کی برات نفسیاتی تناظر میں از ڈاکٹر ناصر عباس نئیر، ولیم شیکسپیر کی تخلیقی جہات از ڈاکٹر رابعہ سرفراز وغیرہ کے اہم موضوعات پر مضامین شامل ہیں جو موضوعات و اسلوبیات کے تناظر میں ان کا جائزہ لیا تو یہ منفرد ہیں اور جدید ادب پروان

چڑھانے میں اہم ثابت ہوسکتے ہیں ۔فرداً فرداً سب کا جائزہ لینا مختصر مضمون میں ممکن نہیں۔لوح اکیسویں صدی کا موضوعات واسلوب کے حوالے سے ایک اعلیٰ جریدہ ہے جس پر مشرف عالم ذوقی اظہار خیال کرتے ہیں:

"صوری و معنوی سطح پر اس رسالے کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔لوح کے پس منظر میں ٹصور اور خیال تو ادب کے فروغ کا ہے۔"(7)

اس کا تیسرا شمارہ 655 صفحات پر مشتمل ہے۔جس میں اہم موضوعات پر مضامین شامل کیے گئے ہیں۔1857ء اور اردو شاعری از ڈاکٹر گوپی چند نارنگ، سلیم الرحمٰن :عصر حاضر کی نئی سائیکی کا شاعر از ڈاکٹر سعادت سعید ،اردو کے چند نادر الفاظ ومرکبات از ڈاکٹر روف پاریکھ ،مارکسی جمالیات کے خدوخال از ڈاکٹر اقبال آفاقی وغیرہ پر اہم مضامین شامل ہیں۔لوح کے خصوصی شمارہ ناول نمبر بھی شائع ہوا جو اپنی نوعیت کا منفرد نمبر تھا۔اکیسویں صدی کے ادبی جرائد میں اپنے معیار اور موضوعات کے لحاظ سے یہ اہم جریدہ ہے۔جو سلسلہ ممتاز احمد شیخ کی موت کے بعد رک گیا ہے۔بقول مدیر:

"لوح میں شامل مضامین ،افسانے اور دیگر اصناف کا مطالعہ کریں گے تو آپ کو محسوس ہو گا کہ اس کے تمام مندرجات اور مشمولات عصر حاضر کے تقاضوں کے عین مطابق ہیں۔"(8)

"پیلوں"ملتان سے نکلتا ہے جس کے مدیر معروف ادبی شخصیت ڈاکٹر انوار احمد ہیں۔یہ اکیسویں صدی کا اہم ادبی جریدہ ہے۔ "پیلوں"سہ ماہی ہے اور اکیسویں صدی کی دوسری دہائی سے نکلنا شروع ہوا۔جو مدیر ادب کا سمندر ہو اُس کی سرپرستی میں نکلنے والا جریدہ بھی باکمال ہو گا اور سراہنے کے قابل ہو گا۔پیلوں کا شمار بھی اسی میں ہے۔جنوری تا مارچ2016ء میں نکلنے والا اس کا پرچہ جس کا موضوعاتی اور اسلوبیاتی جائزہ لینے کی کوشش کی گی ہے جو310 صفحات پر مشتمل ہے۔اس پرچے کی خاصیت ہی یہ ہے کہ اس میں تخلیقی موضوعات کو ہی نہیں دوسری زبان کی پذیرائی اور ترجمانی کے لیے الگ الگ گوشے بنا کر اس کو پیش کیا گیا ہے۔اس میں خصوصی گوشہ "لذت مطالعہ" بھی شامل ہے۔حصہ "نیرنگ نارنگ"میں انوار احمد کا مضمون ملتانیوں میں محبوبیت کے حوالے سے ملتان کی محبت کو ابھارنے میں مددگار ہے۔مشترک ہندوستانی تہذیب کا داستان گو اصغر ندیم سید کے مضمون میں ہندوستانی تہذیب کی ترجمانی کی ہے۔غالب معنی آفرینی، جدلیاتی وضع،ڈاکٹر ناصر عباس نیئر غالب کی شعریات کے پہلوؤں کو واضح کیا ہے۔ڈاکٹر گوپی چند نارنگ اور غالب شناسی پر حنا جمشید کا شاندار مضمون ہے۔غالب شناسی پر گوپی چند کے ادبی سرمائے کا تذکرہ کیا ہے۔اس میں تمام مضامین موضوعات کے لحاظ سے شاندار ہیں۔علاوہ ازیں سرائیکی اور پنجابی ادب میں اسلوب میں تشنگی محسوس نہیں ہوتی جسے اردو ادب کی زبان واسلوب ویسا ہی سرائیکی اور پنجابی میں ہے زبان میں امتیاز کے باوجود اس کے اسلوب میں امتیاز نظر نہیں آتا۔ڈاکٹر گوپی چند نارنگ پر شاندار موضوع پر ڈاکٹر انوار احمد اداریہ میں یوں اظہار خیال کرتے ہیں:

"انہوں نے تنقیدی تھیوری متعارف کراتے ہوئے بعض جگہ حوالے دینے میں اپنی عالمانہ شان کے باوجود چوک گئے مگر میرے نزدیک۔۔۔اردوادب کے حوالے سے وہ بہت قابل قدر انسان ہیں۔"(9)

اکیسویں صدی کا جریدہ "تناظر" گجرات سے نکلتا رہا جس کے تین شمارے ہی نکلے ہیں لیکن یہ تین شمارے بھی بہت اہمیت کے حامل ہیں۔اکیسویں صدی میں "تناظر" کتابی سلسلہ جس کے مدیر معروف محقق، نقاد اور ادیب ایم۔خالد فیاض ہیں۔یہ سماجی اور ادبی جریدہ ہے۔اس کا اول شمارہ جنوری تا جون 2012ء میں منظر عام پر آیا جو 342 سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔جس میں سماجی علوم میں مطالعے، عالمی ادب، انٹرویوز، آرٹ، فلم اور کتاب گھر جیسے عنوانات سے موضوع ترتیب دیے گئے ہیں۔اس ترتیب اور موضوعات سے اس شمارے کی اہمیت کا اندازہ ہو جاتا ہے۔اس ادبی جریدے میں عالمی ادب کو بھی پروان چڑھانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔موپاساں کے گارشیامارکیز، جارج ایلیٹ، سارتر وغیرہ عالمی ادب کے موضوعات کو شامل کیا گیا ہے۔مدیر کے دو اہم مضمون "سارتر کے افسانے اور ڈرامے ایک مطالعے" اور ادب کا عالمی دریچہ: ایک نظر" بہت اعلیٰ انداز میں تحریر کیے گئے ہیں۔اس مجلے کو موضوعاتی تناظر میں دیکھنے کے بعد یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ شمارہ منفرد نوعیت کا ہے اس کا منہ بولتا ثبوت اس میں شامل موضوعات سے لگایا جاسکتا ہے۔ان سب خصوصیات کی بنا پر "تناظر" کو ایک ایسا ادبی جریدہ قرار دیا جاسکتا ہے جو ادبی جرائد کی روایت میں اہمیت کا حامل ہے۔اب تک اس پرچے نے جو خدمات سر انجام دی ہیں وہ معیار اور مقدار دونوں زاویوں سے قابل داد ہیں۔تناظر میں موضوعات کے حوالے سے مدیر کی رائے ملاحظہ کیجیے:

"تناظر سماجی علوم اور عالمی ادب پر خصوصی توجہ صرف کرے گا کیوں کہ ہمارا خیال ہے کہ اردوادب کے فروغ میں ان کا مطالعہ از بس ضروری ہے"(10)

"اوراق ادب" بھی اکیسویں صدی کا ادبی جریدہ ہے جس کا اول شمارہ ستمبر 2013ء میں شایع ہوا۔یہ ادبی جریدہ سالنامہ ہے اور اکیسویں صدی کے اہم جرائد میں اس کا شمار ہوتا ہے۔مدیر اعلیٰ ڈاکٹر محبوب عالم ہیں۔اس کے دس شمارے چھپ چکے ہیں۔یہ ڈیرہ غازی خان اور لاہور سے نکلتا ہے۔"اوراق ادب" اگست 2022/24 کا کتابی سلسلہ 395 صفحات پر مشتمل ہے۔اس کو 18 حصوں میں منقسم کیا گیا ہے۔جس میں حمد و نعت، منقبت و سلام، ڈیرہ غازی خان اور وسیب کا ادب، مضامین عالم، تحقیق و تنقید، شخصیت و فن، ادبی خدمات اور خصوصی گوشہ ام ماریہ حق دہلوی، اوراق ادب پر تبصرے و تاثرات، مذہبی نثر نگاری، تحریک پاکستان، تاریخ نگاری، جائزہ نگاری، غزلیں، نظمیں، سرائیکی ادب، انشائیہ، خاکہ اور افسانے وغیرہ بہت عمدہ انداز سے ترتیب دیئے گئے ہیں۔اس شمارے میں تاریخ، سماج، مذہب، ادب کو ادبی تناظر میں رہ کر تمام پہلوؤں کو سمو دیا ہے۔تحقیق و تنقید میں عمدہ موضوعات کو شامل کیا گیا ہے عابد حسین عابد آج کا ترقی پسند شعری ستون فرحت عباس شاہ کا تحریر کردہ مضمون ہے۔ڈیرہ غازی خان اور ملحقہ

وسیب کا ادب میں ڈاکٹر محبوب عالم جو مدیر ہیں انھوں نے عمدہ موضوعات شامل کیے ہیں۔اس حصے میں سارے مضامین انہیں کے قلمبند کیے ہوئے ہیں۔ معروف ادبی شخصیات کے فن و شخصیت اورادبی خدمات کا جائزہ پیش کیا ہے۔ہارون الرشید تبسم کی ادبی خدمات پر ایک نظر ،ڈاکٹر سہیل عباس خان کی علمی وادبی خدمات وغیرہ پر مضامین صفحہ قرطاس پر اتارے ہیں۔ سرائیکی ادب پر عمدہ موضوعات پر مضامین شامل ہیں۔اکیسویں صدی کے اہم ادبی جرائد میں اپنی حیثیت اور معیار مزید عمدہ بنانے میں کامیاب ہو گا۔اکیسویں صدی کے ادبی جرائد میں اوراق ادب کا بھی اہم کردار ہے۔اس کا جھکاؤ کسی ایک علاقے تک محدود نہیں۔اکیسویں صدی میں یہ جریدہ اپنے موضوعات واسلوب کے حوالے سے ادب میں اہم کردارادا کرے گا۔بقول مختار احمد ظفر:

> "ادب کے فروغ میں ادبی رسائل کا بڑا کردار ہے۔لہذا جو لوگ ادبی مجلے نکالتے ہیں وہ قوم کے محسن ہیں کہ ان سے جمالیاتی احساس پنپتا ہے۔"(11)

اکیسویں صدی کا ادبی جریدہ سہ ماہی "ادراک" گوجرانوالہ سے نکلتا ہے۔جس کے مدیر معروف فکشن نگار خالد فتح محمد ہیں۔ان کا جریدہ کچھ عرصہ کے لیے چند وجوہات کی بناپر بند رہالیکن دوسال قبل سے پھر اس کا اجراہوااور اپنے قارئین کی دسترس میں آیا۔ان سالوں میں اس کا خصوصی شمارہ افسانہ نمبر بھی شائع ہوا جس میں اہم افسانہ نگاروں کے ساتھ نئے لکھاریوں کو بھی شامل کیا گیاہے۔مزید برآں اس پرچے کی خاصیت یہ ہے کہ یہ موضوعات واسلوبیات کے حوالے سے منفرد ہے اوراس کا شمار بھی اہم ادبی جرائد میں ہوتا ہے۔مجھے ذاتی طور پر خالد فتح محمد کا یہ پرچہ اس لیے اعلیٰ لگا کہ اس میں نئے ادیبوں کو پروان چڑھانے میں مددگار ہورہاہے۔اکیسویں صدی کا یہ ادبی جریدہ جونئے موضوعات اورنئے لکھاریوں کے اسلوب کا تذکرہ کیا گیاہے جو قابل داد ہے۔

شہر سیالکوٹ میں اکیسویں صدی سے قبل کچھ جرائد نکلتے رہے جن میں افکار، انتخاب اور محور حیات اورادراک وغیرہ شامل ہیں جو سیالکوٹ کے رسائل وجرائد کی روایت میں اہم ہیں لیکن اکیسویں صدی میں دوادبی جرائد نکل رہے ہیں جن میں اسلوب اور نقش فریادی شامل ہیں۔"نقش فریادی" 2022ء میں اول شمارہ نکلا جو ڈاکٹر نصیر احمد اسد نکال رہے ہیں۔اس کے چار شمارے نکل چکے ہیں جو تحقیق وتنقید کے میدان میں اہمیت کا حامل ہے ان سب شماروں میں شامل معروف ادبی شخصیات کے مضامین اور عمدہ موضوعات وغیرہ اس جریدے کی اہمیت بنانے میں معاون ثابت ہو گا۔ابتدامیں ادبی جرائد میں موضوعات واسلوب کے حوالے سے وہ پختگی نہیں ہوتی جو وقت کے ساتھ ساتھ ان میں آتی جاتی ہے لیکن اس کے باوجود نقش فریادی میں موضوعات کا معیار جو اپنی حیثیت بنانے میں کافی حد تک کامیاب رہاہے۔اُمید کی جاتی ہے کہ آنے والے وقت میں اس کا شمار اکیسویں صدی کے اہم ادبی جرائد میں ہو۔اس مجلے میں موضوعات کا انتخاب جو تحقیق وتنقید کے نئے پہلو سامنے لے کر آیا۔علاوہ ازیں اس کے موضوعات واسلوب میں کچھ خامیوں کے ساتھ خوبیاں بھی موجود ہیں اورآنے والے وقت میں ادب کی تشکیل میں یہ اہم کردارادا کرے گا۔"اسلوب" شہر اقبال سے نکلتا ہے۔اس کے مدیر عامر شریف ہیں جنھوں نے شکیب جلالی پر کتاب بھی مرتب کی اوراہم انکشافات کیے۔اسلوب

سالنامہ ہے جس کے تین شمارے چھپ چکے ہیں۔اس میں اصناف کو مختلف حصوں میں منقسم کیا گیا ہے۔جس میں تحقیقی و تنقیدی مضامین کے ساتھ غزل اور اقتباسات کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

سہ ماہی کتابی سلسلہ "اسالیب " سرگودھا سے نکلتا ہے جس کے مدیر ذوالفقار احسن اور نجمہ منصور ہیں۔یہ مجلہ عالمی اردوادب کا ترجمان ہے۔شکیب جلالی اوروزیر آغا نمبر وغیرہ بھی اسالیب نے شائع کیے جو اہمیت کے حامل ہیں اوراکیسویں صدی کے جرائد میں یہ مجلہ اہم مقام رکھتا ہے۔اسی طرح اکیسویں صدی کا مجلہ " سخن "کتابی سلسلہ فیصل آباد سے نکلتا ہے اس کے مدیر اعلیٰ ڈاکٹر ظفر حسین تسکین اور مدیر شبیر احمد قادری ہیں۔سہ ماہی "حرف "انٹر نیشنل کتابی سلسلہ جس کے مدیر احمد نثار ہیں۔جس میں تحقیقی اور تخلیقی ادب کی ترجمانی کی جاتی ہے۔سہ ماہی "فن زاد "جس کے مدیر یوسف چوہان ہیں جس کے چند شمارے منظر عام پر آئے ہیں۔یہ سرگودھا سے نکلتا ہے۔اکیسویں صدی کے اہم جرائد میں نہ محض پاکستان بلکہ انڈیا سے بھی عمدہ ادبی جرائد نکل رہے ہیں جو اردوادب کی تشکیل میں اہم کردار ادا کررہے ہیں۔جن میں سہ ماہی "امروز "جو علی گڑھ بھارت سے نکلتا ہے۔علاوہ ازیں " تفہیم " جس کے مدیر عمر فرحت ہیں۔سہ ماہی " تفہیم " کے اپریل 2023ء کے شمارے کو دیکھیں تو اس میں نظام صدیقی ، شمس الرحمن فاروقی وغیرہ کے عمدہ موضوعات پر تخلیقات شامل ہیں۔یہ جریدہ موضوعات کے لحاظ سے ایک اعلیٰ جریدہ ہے۔مزید برآں بہت سے ادبی جرائد ہیں جو ادب کے فروغ میں اہم کردار ادا کررہے ہیں۔"امکان" سہ ماہی جریدہ ہے جس کے مدیر ملک زادہ منظور اور ملک زادہ جاوید ہیں یہ جریدہ لکھنو سے نکلتا ہے۔یہ ادبی جریدہ سالنامہ ہے اوراس کی مدیرڈاکٹر شمع افروز زیدی ہیں۔بقول ڈاکٹر انور سدید:

> "اردوزبان کے ادبی رسائل کی تاریخ اس حقیقت کو آشکار کرتی ہے کہ ان کی اشاعت میں بالعموم ایسے ادبانے سرگرمی اے حصہ لیا جن کے نزدیک اشاعت ادب ایک قومی اور تہذیبی مشن کی تکمیل کے مترادف تھا۔"(12)

اکیسویں صدی میں بہت سے رسائل ایسے ہیں جن کے اجراء میں مدیران کے ذوق وشوق کا عمل دخل زیادہ نظر آتا ہے۔علاوہ ازیں اکیسویں صدی کے چند جرائد جن میں کراچی سے دنیازاد،روشنائی،اجرا،کولاز،احساس پشاور سے،لاہور سے نمود حرف وغیرہ شامل ہیں جو باقاعدگی سے شائع ہورہے ہیں۔اور ادبی دنیا میں ان کی اہمیت مسلّم ہے۔انور سدید کی ادبی جرائد اور مدیران کے حوالے سے یہ رائے اس موضوع کی مناسبت سے عمدہ ہے:

"مدیران ایثار کرنے والے ادبا تھے،ادبی رسالے کی اشاعت ان کے لئے پیشہ نہیں تھا اور وہ اسکی آبیاری اپنے خون جگر سے کرتے رہے۔"(13)

المختصر،مندرجہ بالا جتنے بھی ادبی جرائد کا تذکرہ کیا جن کا مختصر انداز میں کچھ کا موضوعات واسلوبیات کے تناظر میں جائزہ لیا وہیں کچھ اکیسویں صدی کے پاکستانی اور ہندوستانی ادبی جرائد کا مختصر تعارف پیش کیا کہ اس تحقیقی مضمون میں ان کا نام بھی شامل

ہو جائے جو معلومات کا باعث بنے۔ ان کا تفصیلی جائزہ قلمبند کرنا ناممکن تھا اس لیے ان کا مختصر تذکرہ کر کے ان کا یکجا جائزہ اور رائے قلمبند کر دیتی ہوں کہ یہ تمام جرائد موضوعات و اسلوبیات کے سلسلے میں پختگی کے مراحل میں ہیں۔ ادراک اور تفہیم وغیرہ نے عالمی ادب کو متعارف کروایا وہ قابل داد ہے۔ ان میں بڑے شہروں کو بھی نمائندگی دی گئی ہے لیکن مضافات کے ادیبوں کی تعداد زیادہ اور معیار اعلیٰ نظر آتا ہے۔ یہ ادبی جرائد نے اپنے مخصوص متوازن و معتدل اسلوب میں ادب کی شبانہ روز خدمت میں مصروف ہیں۔ ان ادبی جرائد نے ادب کی نئی پود پر وان چڑھائی ہے۔ اوپر چند ایسے مدیران و جرائد کا تذکرہ کیا ہے جنہوں نے ادبی رسالے کی اشاعت کو زندگی بھر کے مشن کے طور پر قبول کیا اور اس سے تادیر روگردانی اختیار نہیں کی۔ اس کڑے سفر میں ہمیں متعدد ایسے رسائل بھی نظر آتے ہیں جو خدمت ادب کے صالح اور مثبت جذبات لے کر میدان عمل میں آئے۔ ابتدائی اشاعت کے مرحلے پر دعوے بھی کئے لیکن تادیر استقلال کا مظاہرہ نہ کر سکے۔

حوالہ جات

1. عظمیٰ فرخ، کراچی کے ادبی رسائل: ایک تجزیاتی مطالعہ (کراچی: پاکستان اسٹڈی سینٹر، 2009ء)، 21۔
2. محمد اشرف کمال، اردو ادب کے عصری رجحانات کے فروغ میں مجلہ افکار کراچی کا کردار (کراچی: انجمن ترقی اردو، 2008)، 36۔
3. قاسم یعقوب، نقاط، شمارہ 18 (لاہور: کتابی دنیا، مارچ 2022ء)، 13۔
4. قاسم یعقوب، نقاط (لاہور: کتابی دنیا، جولائی 2022ء)، 8۔
5. ممتاز احمد شیخ، لوح، شمارہ اول (روالپنڈی: 2014ء)، 383۔
6. ایضاً، 17۔
7. ایضاً، جنوری 2015ء، 614۔
8. ایضاً، 19۔
9. انوار احمد، پیلوں (ملتان: شالیمار کالونی، جنور 2016ء)، 7۔
10. ایم خالد فیاض، تناظر، شمارہ اول (گجرات: سوشیو لٹریری فورم، جنوری تا جون 2012ء)، 9۔
11. محبوب عالم، ڈاکٹر، اوراق ادب (لاہور: صام پبلی کیشنز، اگست 2022ء)، 9-10۔
12. انور سدید، ڈاکٹر، پاکستان میں ادبی رسائل کی تاریخ (اسلام آباد: اکادمی ادبیات، 1992ء)، 136
13. ایضا، 263۔

References in Roman Script

1. Uzmi Farrukh, Karachi key adbi rasail: aik tajziati motalia (Karachi: Pakistan Studies Centre, 2009), 21.
2. Muhammad Ashraf Kamal, Urdu Adab key assri rujhanat key farogh main moojalah Afkar Kirachi ka Kirdar (Karachi: Anjaman Traqi Urdu, 2008), 36.
3. Qasim Yaqub, Nuqat, Issue 18 (Lahore: Kitabi Dunya, March 2022), 13.
4. Qasim Yaqub, Nuqat (Lahore: Kitabi Dunya, July 2022), 8.
5. Mumtaz Ahmad Sheikh, Loh, No. 1 (Rawalpindi: 2014), 383.
6. Ibid, 17.
7. Ibid, January 2015, 614.
8. Ibid, 19.
9. Anwar Ahmad, Pehloon (Multan: Shalimar Colony, January 2016), 7.
10. M. Khalid Fayyaz, Tanazur, Issue I (Gujarat: Socio Literary Forum, January 2012), 9.
11. Mehboob Alam, Dr., Auraq-e-Adab (Lahore: Sam Publications, August 2023), 9-10.
12. Anwar Sadeed, Dr., Pakistan main Adbi Rasail ki Tareekh (Islamabad: Akademi Adbiyat, 1992), 136
13. Also, 263.